سلسلہ فتاویٰ: ۱۰

ہسپتال کی دُنیا

شریعت کے آئینے میں

تالیف

الشیخ عبدالعزیز ابن باز رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا عبداللہ رفیق حفظہ اللہ تعالیٰ

شیخ الحدیث دار العلوم محمدیہ لاہور



دار الاندلس

فہرست

عرضِ ناشر

الحمد لله و كفیٰ وسلام علی عبادہ الذی اصطفیٰ ۔ اما بعد!

زیرِ نظر مختصر فتاویٰ شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ......سوال و جواب کی دو مجلسوں (نشستوں) کا خلاصہ ہے، اس کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس موضوع پر مارکیٹ میں پہلے سے کوئی کتاب موجود نہیں ہے اور اس کا ترجمہ شیخ الحدیث مولانا عبداللہ رفیق حفظہ اللہ (شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ لوکو ورکشاپ لاہور) نے اپنی گوناگوں مصروفیات سے وقت نکال کر کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل کو قبولیت سے نوازے۔ آمین!

اس میں شیخ صاحب نے مریض کو ہسپتال میں جو مشکلات پیش آتی ہیں خواہ ان کا تعلق وضو، تیمّم اور نماز کی مختلف حالتوں اور صورتوں سے ہو یا نرسز کے ساتھ معاملات و نگرانی اور خلوت وغیرہ سے، اس میں ان تمام مسائل کو واضح کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس میں ڈاکٹرز اور نرسز کا آپس میں میل جول، خلوت، موسیقی کے علاوہ موانع حمل اور اسقاط حمل کے مسئلہ کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ فتاویٰ عملۂ ہسپتال، مریضوں کے علاوہ عام مسلمانوں کے لیے بھی بہت مفید ہے۔

اس کتاب کی تصحیح و تنقیح اور تزئین کے ساتھ ساتھ جلد ہی زیورِ طبع سے آراستہ کرنے میں ہمارے محترم بھائی مولانا محمود الحسن اسدؔ صاحب کی کاوشوں کا بھی بڑا ہاتھ ہے جن کی ذاتی دلچسپی سے اس کتاب کا جلد ہی عوام کے ہاتھوں تک آنا ممکن ہوسکا۔ میں اس کے لیے بھی دعا گو ہوں کہ اللہ ان کی محنتوں کو قبول فرمائے۔

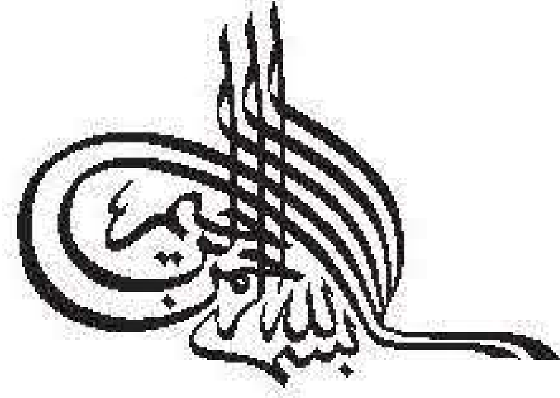
ادارہ دارالاندلس اسے اپنے طباعتی معیار اور خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ پیش کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے عام مسلمانوں کے لیے مفید بنائے۔ مؤلف، مترجم اور معاونین کے لیے اسے صدقہ جاریہ اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

وله الحمد وله الثناء

محمد رمضان اثری

مسؤل نشر و اشاعت (دارالاندلس لاہور)



خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

محترم قارئین!

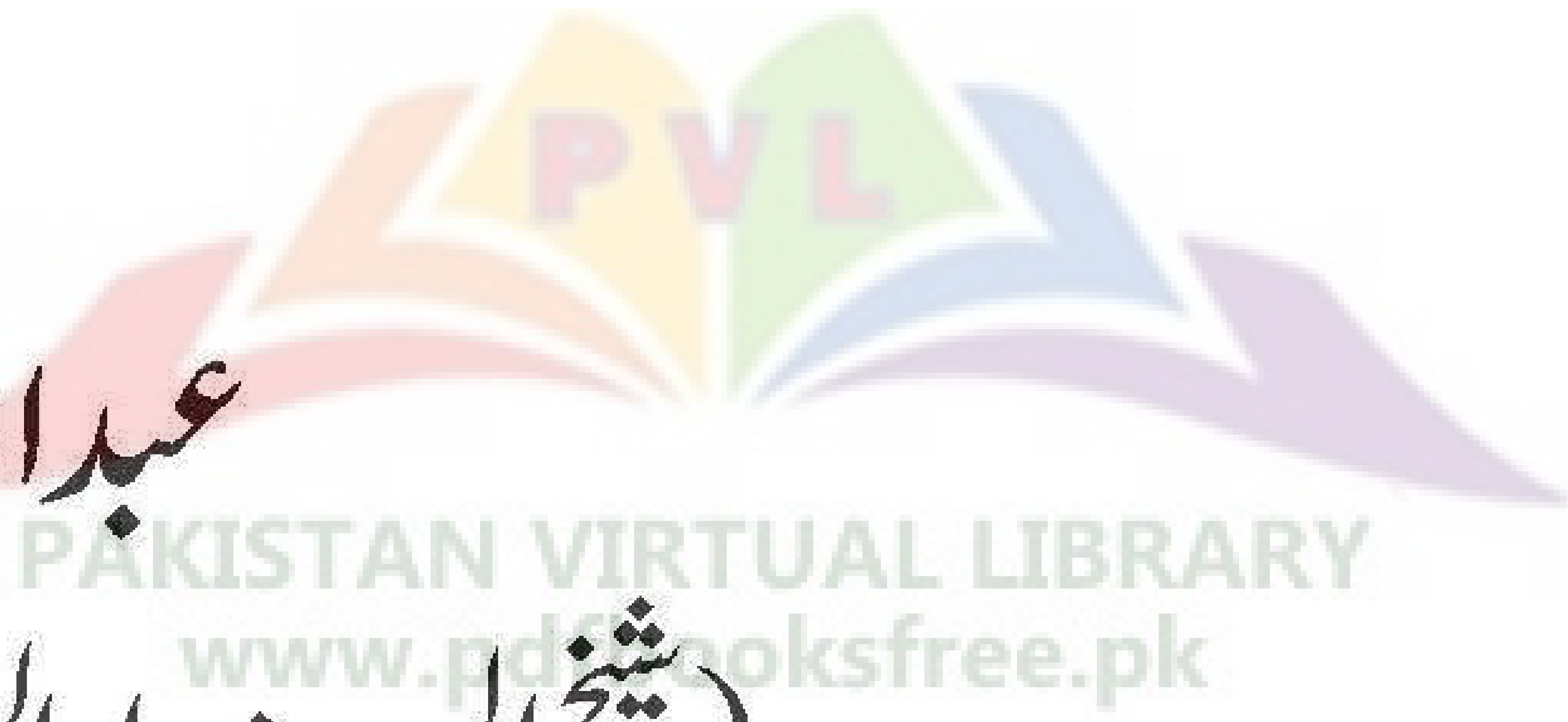
آپ کے سامنے شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ کے چند فتوے ہیں جن کا تعلق ہسپتال، مریض، ڈاکٹرز اور نرسوں کے ساتھ ہے۔ جن کو محترم معوض عائض لحیانی نے جمع کیا اور سعودی حکومت کی طرف سے یہ "فتاویٰ عاجلة لمسنوبی الصّحة"

کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔

عملۂ ہسپتال اور دیگر مسلمانوں کو دعوتِ فکر و عمل دینے کے لیے ان کو اردو میں پیش کیا جارہا ہے۔ کتبِ احادیث کے مکمل حوالے نیچے حاشیہ پر درج کردیئے ہیں تاکہ اصل کتابوں کی طرف رجوع کرنا آسان ہو۔

میں اللہ سے التجا کرتا ہوں کہ وہ ان کو مسلمانوں کے لیے مفید بنائے اور اپنی رضا کے لیے خالص کرے۔ وہ سننے والا قبول کرنے والا ہے۔

((وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ))



عبداللہ رفیق

(شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ لاہور)

بے ہوش مریض کی نماز کا حکم

سوال : یہ تو واضح ہے کہ مریض اپریشن کے بعد بھی کچھ دیر بے ہوش رہتا ہے۔ ہوش آنے کے بعد کئی گھنٹے کافی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ نماز کا وقت ابھی نہیں ہوا۔ کیا وہ اپریشن سے پہلے قبل از وقت نماز ادا کرے؟ یا نماز کو لیٹ کرنے اور ہوش میں آنے کے بعد جب نماز پڑھنے پر قدرت ہو اس وقت نماز پڑھے۔ یہ لیٹ ہونا ایک دن یا اس سے زائد بھی ممکن ہے۔

جواب : ڈاکٹر(۱) کی ذمہ داری ہے کہ وہ معاملہ کا بغور جائزہ لے۔ اگر اپریشن کو لیٹ کرنا ممکن ہو تو وہ لیٹ کرے حتیٰ کہ نماز کا وقت ہو جائے۔ مثلاً ظہر کا ٹائم ہو جائے تو ظہر اور عصر اکٹھی پڑھ لے۔ سورج غروب ہو جائے تو مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھ لے۔ اپریشن اگر صبح کے وقت ہو تو مریض معذور و مجبور ہے۔ ہوش آنے کے بعد، یادداشت بحال ہونے پر، وہ اپنی رہی ہوئی نمازوں کی ترتیب سے قضائی دے گا۔ خواہ اس کی ایک یا دو دن کی نمازیں اکٹھی ہو جائیں۔ اس پر کوئی کفار یا ہ ، گناہ نہیں ہے

۱۔ ترمذی ابواب النکاح، باب ماجاء فی خطبة النکاح : ص ۱۳۱/ ج ۱، ابوداؤد کتاب النکاح، باب فی خطبة النکاح : ص ۲۸۸/ج۱۔

ہوئے شخص کے حکم میں ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

((مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ نَسِيَهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ))

"جو نماز سے سو جائے یا بھول جائے وہ یاد آنے پر پڑھ لے۔ اس کمی کی تلافی کا طریقہ یہی ہے۔"

بے ہوشی جب لمبا عرصہ نہ ہو، وہ بیماری کی وجہ سے ہو یا علاج کے نتیجہ میں، اس کا حکم نیند والا ہے۔ اگر تین دن سے زیادہ وقت گزر جائے تو اس کے ذمہ کوئی قضا دینا نہیں، وہ پاگل کے حکم میں ہوگا۔

وہ عقل صحیح ہونے پر نئے سرے سے نماز پڑھنی شروع کرے گا۔ اس کی دلیل نبی علیہ السلام کا فرمان ہے :

((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتّٰى يَبْلُغَ، وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يُفِيقَ))

"تین آدمیوں سے قلم اٹھالی گئی ہے (ان کا مؤاخذہ نہیں ہوگا) سویا ہوا، حتیٰ کہ بیدار ہو جائے۔ بچہ، حتیٰ کہ بالغ ہو جائے اور دیوانہ، حتیٰ کے ہوش میں آجائے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ اور دیوانہ کے حق میں قضا کا تذکرہ نہیں کیا آپ ؐ سے صرف سوئے ہوئے اور بھولنے والے کے حق میں قضا دینے کا حکم ثابت ہے۔ توفیق

دینے والا تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

مریض کا بحالت مجبوری تیمّم کرنا

سوال: میں بذاتِ خود وضو نہیں کرسکتا اور وضو پر مدد کرنے والا بھی میرے پاس نہیں۔ مجھے یہ بھی علم ہے کہ ہسپتال کی زمین اور دیواریں روزانہ صاف کی جاتی ہیں۔ مجھے بتایا جائے کہ ایسی صورت میں تیمّم ہوسکتا ہے؟ اور کیسے ہوگا؟

جواب: مریض کے پاس اگر وضو کروانے والا نہیں اور وہ خود بھی وضو کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تو وہ تیمّم کرے گا۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَإِنْ كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ﴾

''اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آئے یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور پانی نہ پاؤ (یا اس کا استعمال نہ کرسکو) تو پاک مٹی کا قصد کرو اور منہ اور ہاتھوں پر مسح کرلو۔''

پانی اور تیمّم پر قدرت نہ رکھنے والا معذور ہے۔ وہ بغیر وضو اور تیمّم کے وقت پر نماز پڑھ لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ﴾

''اللہ سے طاقت کے مطابق ڈرو''

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ))

''میں جس چیز سے تمہیں روک دوں اس سے باز آ جاؤ اور جس کا حکم دوں، طاقت کے مطابق اس پر عمل کرو''

اور بعض صحابہؓ نے نبی علیہ السلام کے ساتھ ایک سفر میں بغیر وضو اور تیمّم کے نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس نماز کو دہرانے کا حکم نہیں دیا۔

یہ اس سفر کی بات ہے جس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوا۔ بعض صحابہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس ہار کو تلاش کرنے گئے، ہار نہ مل سکا، نماز کا وقت ہو گیا تو انہوں نے بے وضو نماز پڑھ لی، تیمّم کا حکم ابھی نازل نہ ہوا تھا۔ اس واقعہ کے سبب تیمّم کا حکم نازل ہوا۔

مریض جب خود پانی استعمال کرنے پر قدرت نہ رکھے اور پاس وضو کروانے والا بھی نہ ہو تو مٹی کی موجودگی میں تیمّم ضروری ہے۔ مریض کی چارپائی کے نیچے کسی برتن میں مٹی موجود رہنی چاہئے۔ اس سے وہ تیمّم کرے اور وضو کی جگہ یہ کفایت کرے

گا۔اس بارے سستی نہیں ہونی چاہیے۔تمام ہسپتالوں میں اس کا اہتمام ہونا چاہیے۔

وضواور تیمّم کرنے سے پہلے، مریض پاخانہ اور پیشاب کے بعد پانی یا مٹی کے ڈھیلے سے استنجاء کرے اس کے لیے پانی استعمال کرنا ضروری نہیں۔ بلکہ پتھر، مٹی کچی اینٹ اور لکڑی جیسی کسی پاک چیز سے آدمی صفائی کرسکتا ہے۔

البتہ کم ازکم تین ڈھیلوں کے ساتھ صفائی ہونی چاہیے۔اگراس سے صفائی نہ ہوتو اس سے زیادہ استعمال کرلے۔

نبی علیہ السلام کا فرمان ہے :

((مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ))

''جو ڈھیلے استعمال کرے اس کو چاہیے کہ وہ طاق استعمال کرے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے :

((نَهٰى أَنْ يُّسْتَنْجٰى بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، وَنَهٰى أَنْ يُّسْتَنْجٰى بِالْعَظْمِ وَالرَّوْثِ وَقَالَ إِنَّهُمَا لَا يُطَهِّرَانِ))

''آپؐ نے تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع کیا اور ہڈی اور لید سے صفائی کرنے سے روکا اور فرمایا:''یہ پاک نہیں کرتے۔''

پلستر لگے ہاتھ پر تیمّم

سوال: اگر ایک یا دونوں ہاتھوں پر پلستر لگا ہوا ہو یا اس پر زخم ہو اور پانی کے نقصان دینے کا اندیشہ ہو تو تیمّم کیسے ہوگا؟ اور کیا تیمّم کے لیے چہرہ کی حد بندی وضو کی طرح ہی ہے؟

جواب: ہاں تیمّم کے لیے چہرہ کی حد بندی وضو کی طرح ہی ہے۔ آدمی پیشانی سے ڈاڑھی تک، کان سے دوسرے کان تک، اپنے چہرے کو مٹی کے ساتھ چھوئے گا اور ہاتھوں کے اندر اور باہر والی سائیڈ کو ہتھیلی کے جوڑ سے انگلیوں کے کونے تک مسح کرے گا۔

اگر دونوں ہاتھوں پر پلستر ہو یا زخم ہوں تو ان کے اوپر سے مٹی کے ساتھ چھو لینا کافی ہے۔ اگر ایک ہاتھ درست اور دوسرے پر پلستر یا زخم ہوں تو صحیح ہاتھ کو دھویا اور پٹی یا زخم والے ہاتھ پر مسح کیا جائے گا۔ اگر پانی نقصان دیتا ہو یا موجود نہ ہو تو تیمّم کافی ہو جائے گا۔

مرد کی موجودگی میں عورت کی نرسنگ

سوال: کیا مردوں کے لیے مرد میسر ہونے کے باوجود عورت نرسنگ کا کام کر سکتی ہے؟

جواب : ہسپتالوں کے لیے ضروری ہے کہ مردوں کے لیے مرد اور عورتوں کے لیے عورتیں نرسنگ کی ڈیوٹی ادا کریں۔

جیسا کہ مردوں کے لیے مرد ڈاکٹر اور عورتوں کے لیے لیڈی ڈاکٹر ہونی چاہئے۔ انتہائی مجبوری کی شکل میں، جب بیماری ایسی ہو کہ مرد ہی اس کو جانتا ہو تو مرد عورت کا علاج کرسکتا ہے، اسی طرح اگر مرد کی بیماری صرف عورت کے علم میں ہو تو وہ مرد کا علاج کرسکتی ہے۔

نرسنگ اور علاج کرنے میں، مرد' مرد کے لیے اور عورت' عورت کے لیے ضروری اس لیے ہے کہ فتنہ کا دروازہ بند ہو اور مخالف جنس سے خلوت اختیار کرنے کی نوبت نہ آئے کیونکہ یہ خلوت حرام ہے۔

پیشاب کی تھیلی اور نماز

سوال : وہ مریض جس کے ساتھ پیشاب کی تھیلی لگائی گئی ہے وہ وضو کیسے کرے اور نماز کیسے ادا کرے؟

جواب : وہ اسی حالت میں نماز پڑھ لے گا جیسے وہ شخص جس کے مسلسل پیشاب کے قطرے گرتے ہوں یا استحاضہ والی عورت (وہ عورت جس کو ماہواری کے علاوہ خون آتا ہو) دونوں نماز پڑھتے ہیں۔ نماز کا وقت آنے پر اگر طاقت ہو تو وہ وضو

کر کے ورنہ تیمّم کے ساتھ نماز پڑھے۔ وقت کے اندر اندر نماز پڑھنے کے دوران خواہ تھیلی میں پیشاب بھی گرتا رہے۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ﴾

''طاقت کے مطابق اللہ سے ڈرو۔''

مسلسل البول والا شیخ، استحاضہ والی عورت یا جس کا وضو مسلسل ہوا کے خارج ہوتے رہنے سے ٹوٹتا رہتا ہے یہ ایک وقت میں فرض اور نوافل جتنے چاہیں ادا کر سکتے ہیں۔ اس کی دلیل استحاضہ والی عورت کے لیے آپ ؐ کا یہ فرمان ہے :

((تَوَضَّئِیُ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ))

''تو ہر نماز کے لیے وضو کر''

مذکورہ افراد مصحف سے قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں، بیت اللہ کا طواف کر سکتے ہیں۔ وقت گزر جانے پر نئی نماز کے لیے نیا وضو کریں گے۔

لباس پر نشانِ خون اور نماز

سوال : جس آدمی کے لباس پر خون کے نشان ہوں وہ اسی حالت میں نماز پڑھ لے گا یا صاف ستھرا لباس حاضر ہونے تک انتظار کرے گا؟

جواب : جب کپڑے کو دھونا یا بدلنا ممکن نہ ہو تو وہ اپنی اسی حالت میں نماز پڑھ لے اور لیٹ نہ کرے۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ﴾

''طاقت کے مطابق اللہ سے ڈرو۔''

اس بارے نبی علیہ السلام کا یہ فرمان بھی ہے :

((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ))

''میں جس چیز سے تمہیں روک دوں اس سے باز آ جاؤ اور جس کا حکم دوں اس پر طاقت کے مطابق عمل کرو۔''

اگر طاقت ہو تو مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ خون والے کپڑے کو دھو لے یا ناپاک کپڑے کو اتار کر پاکیزہ کپڑا پہن لے۔

خواتین ڈاکٹرز کا مرد ڈاکٹروں سے گفتگو اور مصافحہ

سوال : ہسپتال کے ساتھ تعلق رکھنے والی بعض خواتین کی آوازیں خواتین یا اپنے ساتھی مردوں کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے بلند ہو جاتی ہیں، بعض خواتین مرد ڈاکٹرز

سے مصافحہ کرتی ہیں۔ شرعی لحاظ سے اس کا کیا حکم ہے اور کیا اس کام کو دیکھ کر خاموش رہنے میں گناہ ہوگا؟

جواب: مرد اور لیڈیز ڈاکٹرز پر ضروری ہے کہ وہ مریضوں کے حالات کا خیال رکھیں اور اپنی آوازیں ان کے پاس بلند نہ کریں۔ اگر ان کو گفتگو کرنے کی ضرورت ہے تو وہ یہ کام کسی دوسری جگہ کریں۔

باقی رہا عورت کا مرد سے ہاتھ ملانا تو یہ ٹھیک نہیں۔ ہاں ذو محرم رشتہ دار ہو تو مصافحہ ہوسکتا ہے۔ لیڈی ڈاکٹر یا نرس ذی محرم نہ ہو تو ٹھیک نہیں۔

اس کی دلیل نبی علیہ السلام کا یہ فرمان ہے:

((اِنِّیْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ))

"میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا"

اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

"اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی (غیر) عورت کے ہاتھ کے ساتھ نہیں لگا۔ آپ ان سے کلام کے ساتھ ہی بیعت کرتے تھے۔"

تو عورت کسی غیر محرم ڈاکٹر، مدیر اور مریض وغیرہ سے مصافحہ نہیں کرسکتی۔ البتہ سر اور چہرے کو چھپا کر سلام اور کلام کرسکتی ہے اور عورت چھپائی جانے والی چیز ہے اور باعثِ فتنہ ہوسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوهُنَّ مِن وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ﴾

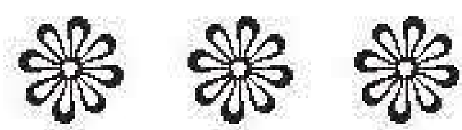
’’جب تم ان سے کسی چیز کا سوال کرو تو پردے کے پیچھے سے سوال کرو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کو زیادہ پاک کرنے والی چیز ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَآئِهِنَّ ﴾

’’وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں اور باپوں کے لیے۔‘‘

تو سر اور چہرہ بڑی زینت میں سے ہیں۔ اسی طرح اس کے ہاتھ اور پاؤں میں زیور اور رنگ بھی فتنہ کا سبب ہے۔ اس کی دلیل پہلے مذکورہ روایات ہیں۔ مقصود یہ ہے کہ عورت کا مکمل جسم قابلِ پردہ ہے۔ لہٰذا عورت کا اپنے آپ کو چھپانا اور فتنہ کے اسباب سے دور رکھنا ضروری ہے اور مصافحہ اسبابِ فتنہ میں سے ہے۔



لیڈی ڈاکٹرز وغیرہ کے تنگ لباس کا حکم

سوال : ہسپتال کے ساتھ تعلق رکھنے والی بعض لیڈی ڈاکٹرز، نرسیں اور صفائی

کرنے والی عورتیں تنگ لباس پہنتی اور اپنے سینوں، کلائیوں اور پنڈلیوں کو کھول کر رکھتی ہیں اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: لیڈیز ڈاکٹرز، نرسوں اور دیگر کام کرنے والی عورتوں کو اللہ سے ڈرنا چاہئے۔ وہ شرم و حیا والا لباس پہنیں جس سے ان کے ستر اور دیگر اعضاء کے خدوخال ظاہر نہ ہوں بلکہ وہ زیادہ کھلے اور تنگ لباس کی بجائے درمیانہ لباس زیبِ تن کریں جو ان کو شرعی انداز سے چھپانے اور فتنہ کے اسباب سے بچانے والا ہو۔ اس کے دلائل درج ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ﴾

"جب تم ان سے کسی چیز کا سوال کرو تو پردے کے پیچھے سے سوال کرو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کو زیادہ پاک کرنے والی چیز ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ ءَابَآئِهِنَّ﴾

"وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں اور باپوں کے لیے۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

❁ ((اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ))

''عورت کا تمام جسم قابلِ پردہ ہے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❁ ((صِنْفَانِ مِنْ أَھْلِ النَّارِ لَمْ أَرَھُمَا: رِجَالٌ بِأَیْدِیھِمْ سِیَاطٌ کَأَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِھَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوْسُھُنَّ کَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَّلَا یَجِدْنَ رِیْحَھَا، وَإِنَّ رِیْحَھَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ کَذَا وَکَذَا))

''جہنم میں جانے والے دو قسم کے افراد ابھی تک میں نے نہیں دیکھے۔(۱) وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں، جن کے ساتھ وہ لوگوں کو ماریں گے۔(۲) لباس پہنے ہوئے کچھ عورتیں، (باریک اور چست لباس کی وجہ سے) ننگی، مٹک مٹک کر چلنے اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں، ان کے سر بختی اونٹوں (لمبی کوہان والے ایک خاص قسم کے اونٹ) کی کوہانوں کی طرح حرکت کرنے والے، وہ جنت میں داخل نہ ہونگی اور اس کی خوشبو بھی نہ پائیں گی۔ حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی (بہت لمبی مسافت سے کنایہ ہے) مسافت سے محسوس کی جائے گی۔''

یہ بڑی سخت وعید ہے۔ ہاتھوں میں کوڑے لینے والوں سے مراد پولیس مین یا فوجی ہیں جن کے سپرد لوگوں کے معاملات کیے جاتے ہیں تو وہ لوگوں کو بلاوجہ مارتے

ہیں۔ لہٰذا شرعی ضرورت کے بغیر کسی کو مارنا پیٹنا ٹھیک نہیں۔ ظاہراً لباس پہننے والی اور حقیقت میں ننگی رہنے والیوں سے مراد وہ عورتیں ہیں جو باریک لباس پہنتی ہیں یا اپنا سر، سینہ، پنڈلی یا جسم کا کوئی اور حصہ کھلا رکھتی ہیں۔ یہ سب ننگا ہونے کی شکلیں ہیں۔ پس اس بارے اللہ سے ڈرنا اور اس برے کام سے بچنا چاہیے۔

عورت اپنے آپ کو چھپائے اور مردوں کے پاس فتنہ کے اسباب سے دور رہے۔ اس کا لباس شرم وحیا والا ہو تا کہ وہ دیگر عورتوں کے لیے نمونہ بنے، نرس، ڈاکٹر اور مریض، مرد ہو یا عورت ان سب کو اللہ سے ڈر کر باحیا لباس پہننا چاہیے۔

❁ ❁ ❁

مریضوں کے کمرے میں ٹیلی ویژن

سوال: مریضوں کے کمرے میں ٹیلی ویژن ہے۔ کچھ اس کو پسند کرتے ہیں اور دیگر اس سے تنگی اور گھٹن محسوس کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں کیا ہونا چاہیے۔

جواب: جب کچھ مریض ٹی وی ناپسند کرتے ہوں تو فتنہ سے بچنے کے لیے ٹی وی ان کے پاس نہ رکھا جائے۔ سب مریض پسند کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کے لیے بھی شرط ہے کہ وہ پست آواز کے ساتھ قرآن یا علم کی دیگر مفید چیزیں ہی سنیں۔ موسیقی یا دیگر فضول نقصان دہ چیزوں سے پرہیز کریں۔

اگر مکمل چھوڑ دیں تو یہ زیادہ احتیاط والی اور بہترین چیز ہے۔ مریضوں کے آرام اور نیند میں خلل ڈالنے والی صورت جائز نہیں۔ ضروری ہے کہ یہ پروگرام ایسے آدمی کی نگرانی میں ہوں جو اللہ سے ڈرنے والا اور مریضوں کی رضا مندی اور ان کے لیے مفید پروگرام ہی جاری کرنے والا ہو۔

مرد وزن کا اختلاط اور موسیقی سے علاج

سوال : مرد وزن سے ملی جلی مجالس کا کیا حکم ہے؟ اور موسیقی سے علاج کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب : مرد وزن کی اکٹھی مجالس منعقد کرنا جائز نہیں۔ مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ اجتماع ہونا چاہیے۔ مرد وزن کا اختلاط برا اور جاہلیت کے طریقہ سے ہے۔ ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

موسیقی سے علاج کی کوئی دلیل نہیں۔ یہ بیوقوف لوگوں کا کام ہے۔ یہ علاج نہیں بلکہ بیماری ہے اور غافل کرنے والی چیزوں میں سے ہے۔ دلوں کے لیے بیماری اور اخلاق برباد کرنے کا سبب ہے۔ فائدہ مند اور آرام وسکون مہیا کرنے والا علاج قرآن، وعظ ونصیحت کی باتیں اور احادیثِ نبویہ سنانے میں ہے۔ موسیقی اور سر والی چیزوں سے علاج آدمی کو بری چیزوں کا عادی بناتا اور بیماری میں اضافہ کرتا ہے۔ نیز

موسیقی کی طرف توجہ دینے سے قرآن وسنت اور وعظ ونصیحت کی مفید چیزیں سننے میں کمی آجاتی ہے۔(وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ)

ڈاکٹرز کا فتویٰ دینا

سوال : جب ڈاکٹر کسی مریض کو کوئی فتویٰ دے تو مریض اس پر عمل کرے یا عالمِ دین سے اس کی تحقیق کرنا ضروری ہے؟

جواب : ڈاکٹرز کے بتائے ہوئے احکام شرعیہ کے بارے علماء کی طرف رجوع کر کے حقیقت معلوم کرنا ضروری ہے۔

کیونکہ ڈاکٹرز تو اپنے پیشے کے ماہر ہوتے ہیں۔لہٰذا ان کی بات پر عمل کرنے سے پہلے اہلِ علم سے رابطہ کر کے اس کی تصدیق کر لینی چاہئے۔ یہ رابطہ فون کے ذریعہ ہوسکتا ہے، یا کسی کو بھیج کر بھی کیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر کو بھی علم کے ساتھ بات کرنی چاہئے۔ مثلاً وہ اس انداز سے بات کرے ''میں نے فلاں مسئلہ کے بارے فلاں عالم سے پوچھا تو اس نے یہ جواب دیا۔'' اسے مشکل معاملات میں اس علاقہ کے علماء اور قاضیوں سے سوال کرنا چاہئے۔ وہ طب وصحت کے بارے لوگوں کی رہنمائی کرے اور شرعی معاملات میں اہلِ علم سے رجوع

کر کے لوگوں کی خیر خواہی کرے۔

رات کی ڈیوٹی اور نرس کی موجودگی

سوال: میں نرسنگ کے شعبہ سے تعلق رکھتا اور بیمار مردوں کی نگرانی کرتا ہوں۔ میرے ساتھ ایک نرس اس جگہ کام کرتی ہے۔ اس کی ڈیوٹی سیکنڈ ٹائم ہوتی ہے اور بعض دفعہ صبح تک جاری رہتی ہے اور ہمیں بسا اوقات مکمل خلوت حاصل ہو جاتی ہے۔ ہمیں اپنے آپ پر فتنہ کا خوف ہے اور ہم اس طریقہ کو تبدیل کرنے کی ہمت نہیں پاتے۔ کیا ہم اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کام کو چھوڑ دیں جبکہ ہمارا اور کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ ہم آپ سے مناسب رہنمائی کی امید رکھتے ہیں۔

جواب: ہسپتال کے ذمہ داروں کے لیے جائز نہیں کہ وہ مرد اور عورت کو اکٹھا مریضوں کی نگرانی کے لیے مقرر کریں۔ یہ بڑا گناہ ہے اور بے حیائی کی طرف دعوت دینے والی بات ہے۔ کیونکہ مرد اور عورت کے ایک جگہ خلوت اختیار کرنے سے شیطان ان کے لیے بے حیائی کا کام خوبصورت کر کے پیش کرے گا۔

اس کے متعلق نبی علیہ السلام نے فرمایا:

((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا))

"کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے کیونکہ شیطان ان کے ساتھ تیسرا ہوتا ہے۔"

لہٰذا یہ کام ناجائز ہے۔ اس کو چھوڑنا آپ پر لازم ہے۔ یہ کام خود حرام ہے اور حرام تک پہنچانے والا ہے۔ جب آپ اللہ کے لیے اس کو چھوڑ دیں گے تو اس کے بدلے اللہ اس سے بہتر ذریعہ کا انتظام کردے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ○ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾

"جو آدمی اللہ سے ڈر جائے تو وہ اس کے لیے (مصیبت سے) نکلنے کی جگہ بنا دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔"

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ﴾

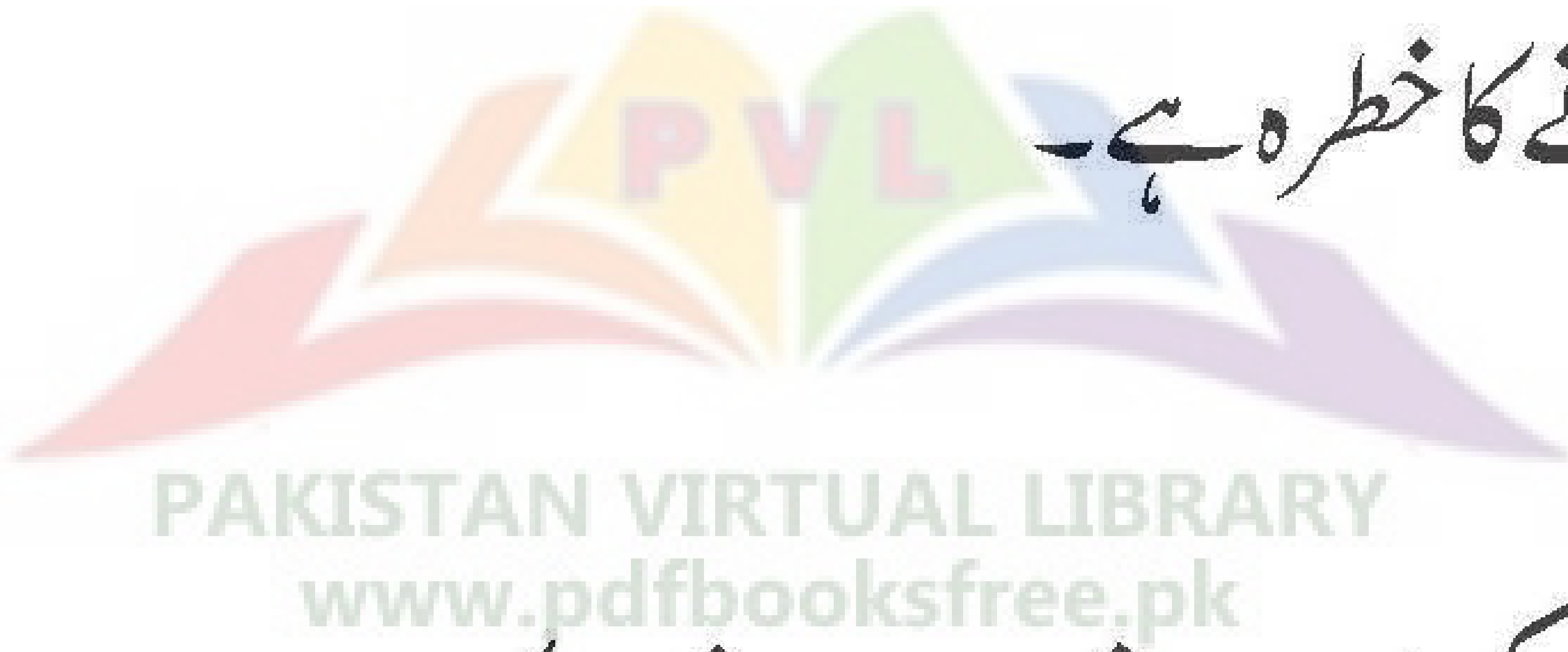
"جو اللہ سے ڈر جائے تو اللہ اس کے لیے آسانی پیدا کردے گا۔"

اسی طرح نرس کو بھی ڈرنا چاہیے۔ اگر شریعت پر عمل کرنا ہسپتال میں ممکن نہ ہو تو اسے یہ کام چھوڑ دینا چاہیے۔ اللہ کی فرض اور حرام کردہ چیزوں کے بارے تم سب سے پوچھا جائے گا۔

ڈاکٹر اور نرس کا خلوت میں گفتگو کرنا

سوال: میں ایک کمرے میں مریضوں کا معائنہ کرتا ہوں، میرے ساتھ ایک نرس بھی اسی کمرے میں ڈیوٹی دیتی ہے۔ مریض کے حاضر ہونے تک ہمارے درمیان مختلف معاملات کے بارے گفتگو ہو جاتی ہے۔ اس بارے شریعت کا حکم کیا ہے؟

جواب: اس سوال کا جواب پہلے کی طرح ہے۔ وہاں مذکور دلائل کی روشنی میں کسی مرد ڈاکٹر کا لیڈی ڈاکٹر یا نرس کے ساتھ خلوت اختیار کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اس سے فتنہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے۔



نگرانی کی مصروفیت اور نماز کا دیر سے پڑھنا

سوال: مریضوں کی نگرانی اور چیکنگ میں زیادہ مصروفیت کی وجہ سے کئی دفعہ میری نماز رہ جاتی ہے اور میں اسے بعد والی نماز کے ساتھ ملا کر پڑھتا ہوں، اسی طرح جمعہ کی نماز سے بھی لیٹ ہو جاتا ہوں۔ کیا میرا یہ طرزِ عمل جائز ہے؟

جواب: وقت پر نماز پڑھنا ضروری ہے۔

لہٰذا آپ نماز میں تاخیر نہ کریں۔ جمعہ کے وقت اگر آپ پہرے دار ہیں اور

لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا آپ کی طاقت میں نہیں تو مریض کی طرح آپ ظہر کی نماز پڑھ لیں، جمعہ آپ کے لیے معاف ہوگا۔ باقی نمازوں کو وقت پر پڑھنا آپ پر واجب ہے۔

خواتین کا خوبصورتی کے لیے پاؤڈر استعمال کرنا

سوال : ہسپتال میں کام کرنے والی بعض خواتین خوبصورتی کے لیے پاؤڈر استعمال کرتی ہیں اور بعض دفعہ ان کو اس کی شرعی حیثیت کا علم نہیں ہوتا؟

جواب : اگر ان کو مرد دیکھیں تو ایسا کرنا ٹھیک نہیں۔ صرف عورتوں کے سامنے پاؤڈر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، عورت کا اپنے چہرے کو نقاب وغیرہ کے ساتھ مردوں سے چھپانا ضروری ہے۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَعًا فَسْئَلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ﴾

”جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کو بہت پاک کرنے والی چیز ہے۔“

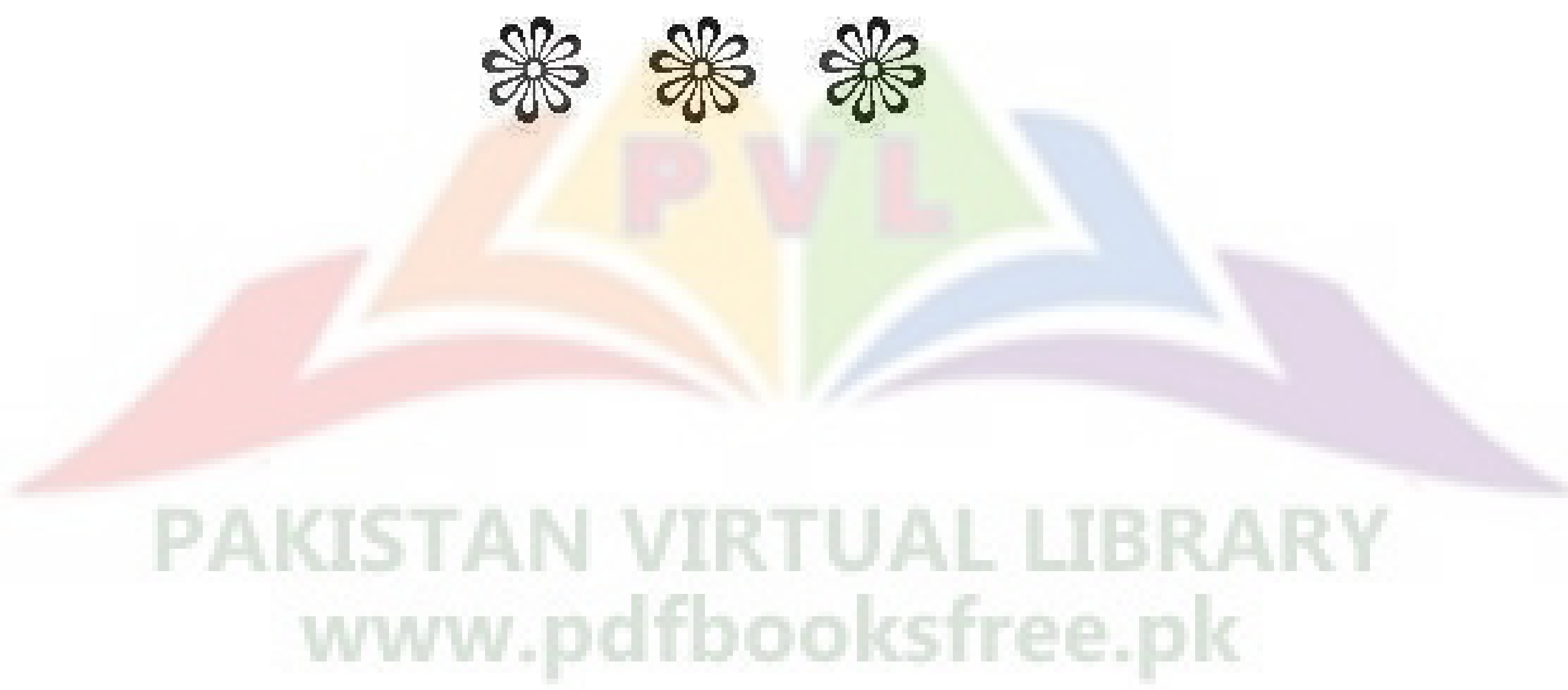
اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَ بَآئِهِنَّ أَوْ أَ بَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَآئِهِنَّ أَوْ أَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيٓ إِخْوَانِهِنَّ.......... ﴾

''وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔ ہاں اپنے خاوند یا باپ یا سسر یا بیٹے یا خاوند کے بیٹے یا بھائی یا بھتیجے کے لیے زینت ظاہر کرسکتی ہیں۔''

چہرہ، سر، ہاتھ، پاؤں اور سینہ زینت میں شامل ہیں۔

❁ ❁ ❁



دوسری نشست

یہ ان سوالات کے جوابات ہیں جو الشیخ عبدالعزیز ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کے لیکچر کے بعد پیش کیے گئے۔ یہ لیکچر انہوں نے پیر کے دن ۲۷ رجب ۱۴۱۲ھ کو مکہ مکرمہ کے النور ہسپتال میں دیا۔

عورت کا مرد کے دانتوں کا علاج کرنا

سوال : کیا عورت مرد کے دانتوں کا علاج کر سکتی ہے جبکہ اس شعبہ سے تعلق رکھنے والے مرد ڈاکٹرز بھی اس شہر میں موجود ہوں؟

جواب : ہم نے اس بارے بہت کوشش کی ہے کہ دانتوں اور دیگر شعبہ جات میں علاج معالجہ کا کام مردوں کے لیے مرد اور عورتوں کے لیے لیڈیز ڈاکٹرز کریں اور یہی حق ہے۔

کیونکہ عورت کو چھپنا چاہئے اور اس کے نہ چھپنے سے لوگ فتنہ میں مبتلا ہوتے ہیں مگر جس پر اللہ رحم کرے۔

انتہائی مجبوری کی صورت میں، جب مردوں میں ایسی بیماری پائی جائے کہ اس کا علاج کرنے والا مرد ڈاکٹر نہ ہو تو عورت سے علاج کرایا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ﴾

”اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حرام کردہ چیزوں کو وضاحت سے بیان کر دیا ہے مگر جب تم مجبور کر دیئے جاؤ۔“

فتنہ اور باہمی نقصان دہ میل جول سے بچنے کے لیے مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ ہسپتال کا ہونا ضروری ہے۔

غیر ممالک میں تعلیم اور پردے کی مجبوریاں

سوال : میں ڈاکٹر ہوں اور مجھے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے لیے بیرونِ ملک جانے کا موقع ملا ہے لیکن میری بیوی نے اس کی مخالفت کی ہے، اس کا موقف ہے کہ وہ کفر کا علاقہ ہے، وہاں پردے کی پابندی کیسے کی جا سکتی ہے؟ تو کیا چہرہ کو کھولنا بالکل حرام ہے؟ جبکہ دوسرے ملک میں داخل ہونے کے لیے چہرہ کھولنا بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

جواب: ایمان والی عورتوں کے لیے چھپنا اور پردہ کرنا ضروری ہے، کیونکہ اس کے چہرے یا جسم کے کسی حصہ کا ظاہر ہونا فتنہ کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم کتاب میں فرمایا :

﴿ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ﴾

”جب تم ان سے کسی چیز کا سوال کرو تو پردے کے پیچھے سے سوال کرو یہ

تمہارے اوران کے دلوں کو زیادہ پاک کرنے والی چیز ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ پردہ دلوں کو پاک کرتا اور بے پردگی دلوں کے لیے خطرے اور ہلاکت کا سبب بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ .... ﴾

''اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں کو کہہ دیں وہ اپنے اوپر بڑی چادریں لٹکا کر رکھیں۔ یہ زیادہ قریب ہے کہ ان کو پہچان لیا جائے پھر ان کو تکلیف نہیں دی جائے گی۔''

جلباب : (جس کا قرآن میں تذکرہ ہوا ہے) عام لباس سے زائد وہ بڑی چادر جو عورت کے سر اور بدن پر ہوتی اور اس کے چہرے اور بدن کو چھپا لیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ ءَابَآئِهِنَّ أَوْ ءَابَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَٰنِهِنَّ أَوْ بَنِىٓ إِخْوَٰنِهِنَّ .... ﴾

''وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔ ہاں اپنے خاوند یا باپ یا سسر یا بیٹے یا خاوند کے بیٹے یا بھائی یا بھتیجے کے لیے (زینت ظاہر کر سکتی ہیں)۔''

مذکورہ عمومی آیات کا تقاضا ہے کہ عورت کا چہرہ اجنبی اور غیر محرم مرد سے چھپانا ضروری ہے کیونکہ یہ زینت کی واضح ترین جگہ ہے۔ البتہ ایسا نقاب، جس میں ایک یا دونوں آنکھوں کے لیے سوراخ ہو، اسے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ جب عورت مسلمان مرد سے پردہ کرتی ہے تو کافر سے اور زیادہ ضروری ہے۔ وہ اگرچہ اس کو عجیب محسوس کریں گے لیکن جب ان کو بتایا جائے گا کہ یہ اسلام کا طریقہ ہے تو ان کا تعجب ختم ہو جائے گا۔

عورت کی کمزور حالت اور رِحم کا نکالنا

سوال : عورت کی کمزور صحت کی وجہ سے، حمل روکنے کے لیے کیا رِحم مادر نکالی جا سکتی ہے؟

جواب : مجبوری کی وجہ سے ایسا کرنا جائز ہے ورنہ ناجائز ہے۔ کیونکہ شارع نے افرادِ امت میں اضافہ کے لیے کثرتِ اولاد کو پسند کیا اور اس کی ترغیب دی ہے۔ اسی طرح شرعی ضرورت کے تحت کسی خاص مدت تک حمل روکنے کے لیے بھی کوئی ذریعہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔

جسمانی نقص کی وجہ سے حمل گرانا

سوال : حمل قرار پانے کے بعد اگر کسی ذریعہ سے اس کے اندر کوئی جسمانی نقص اور بدصورتی کا علم ہو جائے تو کیا مدتِ حمل پوری ہونے سے پہلے اس کو ساقط کرایا جاسکتا ہے؟

جواب : ایسا کرنا جائز نہیں۔ بلکہ اسے اسی حالت پر چھوڑ دینا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حالت تبدیل کرسکتا ہے۔

ڈاکٹرز بعض دفعہ بہت سے گمان ظاہر کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو غلط کر دیتا ہے اور بچہ بالکل صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اچھی اور بری حالت کے ساتھ آزماتا ہے۔ ڈاکٹر کے خیال کے مطابق اگر بچہ بدشکل ہو تو اس کو گرانا ٹھیک نہیں۔ اسی حالت پر اسے چھوڑ دیا جائے۔

اگر واقعتاً بچہ بدصورت یا نقص والا پیدا ہو تو پھر بھی اللہ کی تعریف کرنی چاہئے۔ والدین اس کی اچھی تربیت کریں اور صبر سے کام لیں۔ اس سے ان کے لیے اجرِ عظیم ہے۔

حکومت نے ایسے بچوں کی تربیت کے لیے کوئی ادارہ قائم کیا ہو تو وہاں داخل کروانے میں کوئی حرج نہیں۔

حمل کے پانچویں یا چھٹے ماہ بعض دفعہ حمل کی حالت تبدیل ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اسے شفا دے دیتا ہے اور بدصورتی کے اسباب ختم ہو جاتے ہیں۔

غیر واضح مخنث کا معاملہ

سوال: کیا مخنث کا معاملہ عورت جیسا ہوگا جبکہ علم بھی ہو کہ اس کا معاملہ واضح نہیں ہے اور کیا نکاح کے بعد طلاق و عدت اور عورتوں کے دیگر مسائل اس پر لاگو ہونگے؟

جواب: مخنث کے بارے کچھ تفصیل ہے۔ بالغ ہونے سے پہلے اس کی حالت مشتبہ ہوتی ہے کہ وہ مرد ہے یا عورت۔ کیونکہ اس میں بچے اور بچی دونوں کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ لیکن بالغ ہونے کے بعد عام طور پر، اس کے مرد یا عورت ہونے کی حالت واضح ہو جاتی ہے۔ جب اس کے عورت ہونے کی علامتیں ظاہر ہو جائیں، مثلاً اس کے پستان نمایاں ہو جائیں یا حیض آنے لگ جائے یا عورت والی پیشاب کی جگہ سے پیشاب کرنے لگ جائے تو اس کے عورت ہونے کا فیصلہ کیا جائے گا اور اپریشن

کے ذریعہ اس کی مردوالی علامت (ذکر) کو کاٹ دیا جائے گا اگر بالغ ہونے کے بعد اس پر مرد ہونے کی علامتیں واضح ہو جائیں، مثلاً ڈاڑھی آ جائے، یا مردوالی جگہ سے پیشاب کرنا شروع کر دے یا کوئی اور علامت جس کو ڈاکٹرز خوب جانتے ہیں، تو اس پر مردوں جیسے احکام جاری ہونگے۔

ان حالات کے واضح ہونے سے پہلے اس کے بارے کوئی فیصلہ نہیں ہوگا اور ان کی شادی نہیں کی جائے گی۔

انسانی جسم کا کوئی کٹا ہوا حصہ ردی کی ٹوکری میں پھینکنا

سوال: انسانی جسم کا کوئی حصہ زائد ہونے یا کسی مجبوری (بیماری وغیرہ) کی وجہ سے کاٹ دیا جائے تو اس کو عام ردی چیزوں کے ساتھ پھینک دیا جائے یا اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ضروری ہے؟

جواب: اس بارے کوئی پابندی نہیں۔ کیونکہ اس کا حکم انسان والا نہیں۔ اسے عام بیکار چیزوں میں پھینکنے میں کوئی شرعی رکاوٹ نہیں۔ اسے احترام کے طور پر قبرستان میں دفن کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ غسل دے کر دفن کرنا اس صورت میں ضروری ہے جب ماں کے پیٹ کا بچہ چار ماہ مکمل ہونے کے بعد ساقط ہو جائے۔

بدکار اور مجرم مریضوں کا معاملہ قاضی تک لے جانا

سوال: میرے پاس بعض دفعہ ایسے مریض آتے ہیں جو نشہ والی چیزیں استعمال کر کے زنا یا لواطت جیسے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ میں ان کے بارے (قاضی یا جج کو) اطلاع دوں یا خاموش رہوں؟

جواب: آپ ان کو نصیحت کریں، ان کو توبہ کرنے پر رغبت دلائیں، ان کی پردہ پوشی کریں، ان کے معاملہ کو قاضی کے سامنے پیش نہ کریں، ان کو رسوا نہ کریں، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے پر ان کی مدد کریں۔ ان کو بتائیں کہ توبہ کرنے والے کی توبہ اللہ قبول کرتا ہے اور ان گناہوں کے دوبارہ ارتکاب کرنے سے ان کو ڈرائیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

* ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ..........﴾

''مومن مرد اور مومنہ عورتیں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں، وہ نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔''

❁ ﴿ وَالْعَصْرِ ○ إِنَّ الْإِنْسٰنَ لَفِي خُسْرٍ ○ إِلَّا الَّذِيْنَ أٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ○ ﴾

''زمانہ کی قسم ہے تمام انسان گھاٹے میں مبتلا ہیں مگر وہ لوگ (گھاٹے سے بچے ہوئے ہیں) جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور انہوں نے ایک دوسرے کو حق کی تلقین کی اور صبر کی بھی تلقین کی۔''

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

❁ ((اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ))

''دین خیر خواہی کا نام ہے۔''

نبی علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا:

❁ ((مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))

''جس نے کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا۔''

ایڈز کی بیماری اور توبہ

سوال: ایک شخص ایڈز کی بیماری میں مبتلا ہے۔ ڈاکٹروں نے رائے ظاہر کی ہے کہ اس کی زندگی بہت کم رہ گئی ہے۔ اس وقت اس کی توبہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسے توبہ کرنے میں جلدی کرنی چاہئے، خواہ اس کی موت کا وقت ہو، کیونکہ جب تک اس کی عقل قائم ہے توبہ کا دروازہ کھلا ہے، وہ جلدی توبہ کرے اور گناہوں سے اجتناب کرے۔ ڈاکٹرز نے اگر زندگی کے کم رہ جانے کی بات کی ہے تو زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ بعض دفعہ ان کا اندازہ غلط ثابت ہوتا ہے اور مریض بعد میں لمبا عرصہ زندہ رہتا ہے۔

بہرصورت سچے دل سے توبہ کرنا اس کے لیے ضروری ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اسے معاف کردے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَتُوبُوٓا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ ﴾

''اے ایمان والو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَإِنِّى لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَ ءَامَنَ وَعَمِلَ صَلِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ۝ ﴾

''میں اس شخص کو معاف کردیتا ہوں جو توبہ کرکے ایمان لے آتا اور نیک عمل کرکے ہدایت یافتہ ہو جاتا ہے۔''

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ))

''جب تک انسان موت کے قریب ہونے کی وجہ سے توبہ نہیں کرتا اور اس کی

عقل زائل نہیں ہوتی، اس وقت تک اللہ بندے کی توبہ قبول کرتا ہے۔''

رئیس کا ملازم کو بغیر عذر اجازت دینا

سوال : بعض ملازم اپنے ذاتی مقاصد کی وجہ سے کام سے جان چھڑاتے ہیں اور غیر تسلی بخش عذر پیش کر کے اپنے رئیس سے اجازت طلب کرتے ہیں۔ جب رئیس ان کے صحیح نہ ہونے کو جانتا ہو تو کیا وہ ملازم کو اجازت دینے سے گنہگار ہو گا؟

جواب : دفتر کے رئیس، مدیر یا ان کے نائب کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایسی چیز کی موافقت کرے جس کو وہ صحیح نہیں سمجھتا بلکہ وہ تحقیق کرے۔ اگر وہاں اجازت کی ضرورت ہو اور کام کا نقصان نہ ہوتا ہو تو اجازت دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر رئیس کو عذر باطل ہونے کا علم یا ظنِ غالب ہو تو اجازت نہ دے۔ کیونکہ یہ امانت میں خیانت ہے اور اس میں امین بنانے والے اور مسلمانوں کی خیر خواہی نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ))

''تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت اور ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔''

اور یہ ذمہ داری ایک امانت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰىٓ أَهْلِهَا ﴾

''یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے مالکوں کی طرف واپس کر دو۔''

اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُونَ ۝ ﴾

''وہ اپنی امانتوں اور وعدے کا خیال رکھتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَخُونُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوٓا أَمٰنٰتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾

''اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں کی خیانت نہ کرو جبکہ تمہیں علم بھی ہے۔''

مریض کی وفات کے وقت چارپائی کا رُخ

سوال: کئی مسلمان مریض فوت ہوتے ہیں اور ان کا منہ قبلہ کی طرف نہیں ہوتا کیونکہ ہسپتال میں چارپائی کا رخ قبلہ کی طرف نہیں ہوتا۔

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگر آسانی سے ممکن ہو تو سنت یہی ہے کہ موت کے وقت مریض کا منہ قبلہ کی طرف ہو ورنہ کوئی حرج نہیں۔

(نوٹ: موت کے وقت مریض کا منہ قبلہ کی طرف کرنے کے بارے کوئی صحیح حدیث نہیں ہے مترجم: دیکھیں کتاب الجنائز از علامہ ناصر الدین البانی ؒ)

ڈسپنسری کا نگران اور دوائیوں کا ذاتی استعمال

سوال: ایک آدمی ہسپتال کی ڈسپنسری کا نگران ہے۔ وہ وہاں سے دوائیاں لے کر کسی اور ہسپتال میں کسی مریض کو بھیجتا ہے یا گھر لے آتا ہے۔ اس کا موقف ہے کہ یہ دوائیں عام مسلمانوں کے لیے ہیں اور میں بھی مسلمان ہوں اور دوائیں برائے فروخت نہیں ہیں۔ ایسے آدمی کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہر ڈسپنسری کا ایک نظام اور طریقہ کار ہوتا ہے۔ اگر ڈسپنسری ہسپتال کے لیے ہی ہو تو اس کی دوائیں صرف ان مریضوں کے لیے استعمال کی جائیں جو وہاں علاج کے لیے آتے ہیں، ان کو کسی اور ہسپتال میں نہ لے جایا جائے۔ ہسپتال کی ڈسپنسری کے لیے حکومت کی طرف سے یہی ہدایات ہوتی ہیں۔

اگر وزارتِ صحت کی طرف سے کسی اور جگہ دوائیں لے جانے کی اجازت ہو تو دوسری جگہ دوائیں منتقل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسجد کی بجائے گھر یا کام کی جگہ نماز پڑھنا

سوال: اس آدمی کا کیا حکم ہے جو اذان سن کر مسجد میں نہیں جاتا اور تمام نمازیں گھر یا کام کی جگہ پر پڑھ لیتا ہے؟

جواب: ایسا کرنا جائز نہیں۔ اذان کا جواب دینا یعنی مسجد میں آنا ضروری ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ))

"جو اذان سن کر عذر کے بغیر مسجد میں نہیں آتا اس کی نماز نہیں۔"

اس کو ابن ماجہ، دار قطنی، ابن حبان اور حاکم نے صحیح سند سے بیان کیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا عذر کیا ہے؟ انہوں نے کہا خوف یا بیماری۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور کہا:

"اے اللہ کے رسولؐ! مجھے مسجد میں لے جانے والا کوئی نہیں کیا مجھے گھر نماز پڑھنے کی رخصت ہے؟ آپؐ نے فرمایا نماز کے لیے اذان سنتے ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا پھر جواب دو یعنی مسجد میں آؤ۔"

جب اس نابینے کو جماعت سے پیچھے رہنے کی رخصت نہیں جس کو لے جانے والا بھی کوئی نہیں تو دوسرے لوگ اس رخصت کے بالاولیٰ حقدار نہیں۔

لہذا وقت پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی طرف جلدی کرنا مسلمان پر واجب ہے۔ اگر گھر مسجد سے دور ہو اور اذان نہ سنتا ہو تو گھر میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ مشقت برداشت کر کے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کرنا زیادہ بہتر اور افضل ہے۔

مرد ملازم، اجنبی عورت اور خلوت نشینی

سوال: ہسپتال میں کام کرنے والوں کی بعض دفعہ اس انداز سے ڈیوٹی لگائی جاتی ہے جس سے ان کو ڈاکٹرز کے لیے مخصوص کمروں میں، خصوصاً رات کے آخری حصہ میں اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنے کا موقع مل جاتا ہے کیونکہ نرسیں بھی رات کی ڈیوٹی پر ہوتی ہیں۔ جب خیر خواہی کے طور پر ان کو سمجھایا جاتا ہے کہ اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنا ٹھیک نہیں تو وہ ڈیوٹی لگانے والے اصل نگران پر ساری ذمہ داری ڈال کر خود بری الذمہ ہونے کا اظہار کر دیتے ہیں ایسے حالات میں آپ بہتر رہنمائی فرمائیں؟

جواب: ضروری ہے کہ قابلِ اعتماد آدمی اس کام کی نگرانی کرے۔ اگر عورتوں کی ڈیوٹی لگانے کی ضرورت ہو تو دو یا اس سے زائد عورتوں کو کام پر مامور کیا جائے

تا کہ ایک عورت کے ساتھ خلوت کا موقع نہ ملے اور عورتوں کے لئے عورت نگران ہو بہرصورت دن ہو یا رات، مرد کا عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنا ٹھیک نہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر یا کسی اور کے لیے جائز نہیں کہ وہ لیڈی ڈاکٹر یا کسی مریضہ کے ساتھ خلوت اختیار کرے۔

کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا یَخلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّیطَانَ ثَالِثُهُمَا))

"کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے کیونکہ تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے (جو برائی پر آمادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے)۔"

اپنے رئیس کو قیمتی اشیاء کا ہدیہ دینا

سوال: اگر کوئی آدمی اپنے رئیس کو قیمتی اشیاء ہدیہ کے طور پر پیش کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ غلط ہے اور بہت سے نقصان کا سبب ہو سکتا ہے۔ لہذا رئیس پر ایسے تحائف قبول نہ کرنا لازم ہے۔ بسا اوقات یہ رشوت تصور ہونگے اور سستی اور خیانت کا سبب بنیں گے۔

اگر ذاتی نہیں بلکہ صرف ہسپتال کے فائدے کے لیے قبول کر لے تو جائز ہے

اور اس کو بتا دے کہ میں ہسپتال کے لیے یہ لے رہا ہوں ذاتی فائدہ مقصود نہیں۔

ہسپتال کے لیے دیئے گئے تحفہ کو بھی واپس کرنے میں زیادہ احتیاط ہے کیونکہ ممکن ہے آہستہ آہستہ تحائف خود لینے لگ جائے اور اس کے بارے لوگوں کا گمان برا ہو جائے۔ ہدیہ پیش کرنے والا اس کی وجہ سے نگران پر جرأت کر لے گا۔ نگران دوسروں کی نسبت اس کے ساتھ زیادہ اچھا سلوک کرے گا۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ جب نبی علیہ السلام نے ایک آدمی کو زکوٰۃ وصول کرنے بھیجا تو اس نے واپس آ کر کہا: یہ مال تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ آپؐ نے اس سے منع کیا اور لوگوں میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

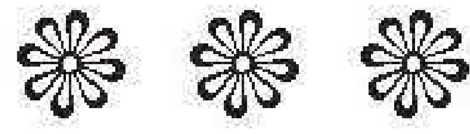
((مَا بَالُ الرَّجُلِ مِنكُمْ نَسْتَعْمِلُهُ عَلٰی أَمْرٍ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ فَيَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ، أَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرُ هَلْ يُهْدَىٰ إِلَيْهِ))

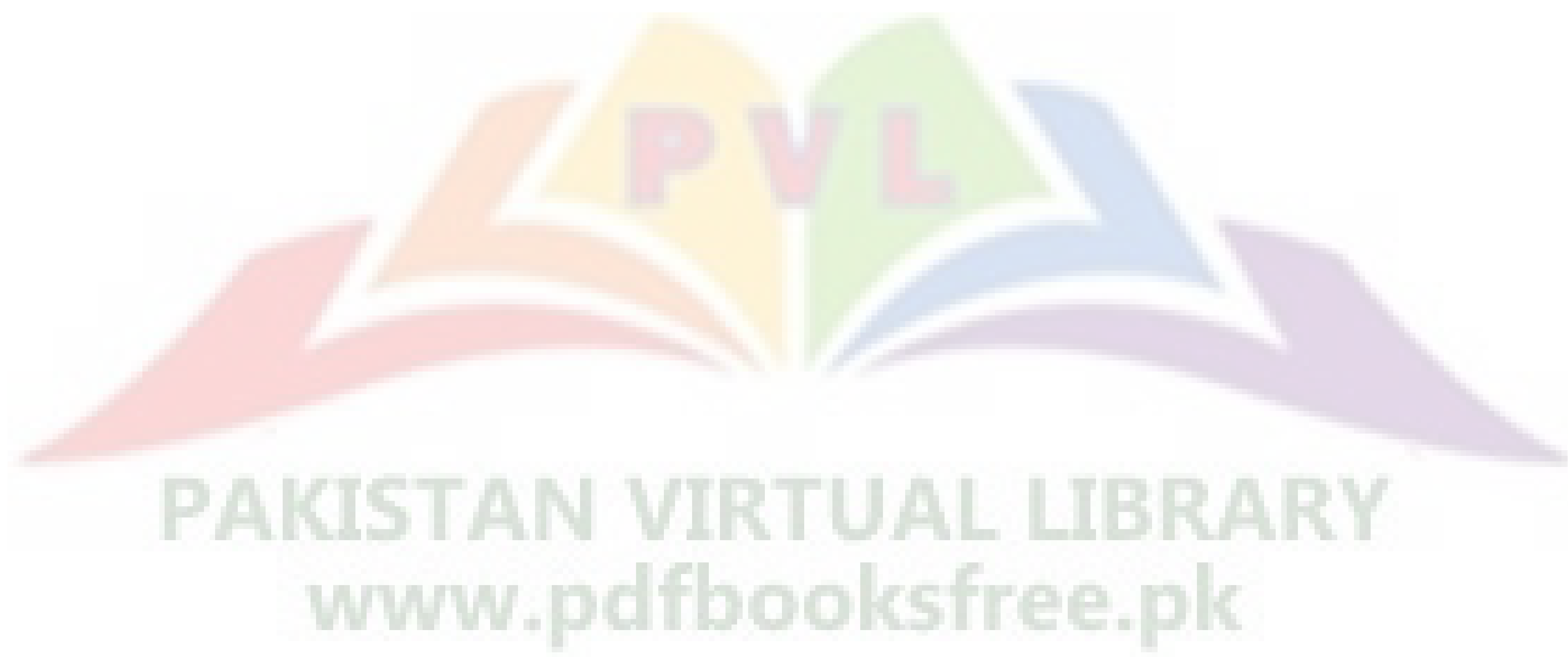
''تم میں سے اس آدمی کا کیا حال ہے کہ ہم اسے ایک دینی معاملہ کا نگران بناتے ہیں اور وہ آ کر کہتا ہے یہ تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے ماں یا باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا پھر وہ دیکھتا کیا اسے ہدیہ دیا جاتا ہے؟''

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ گورنمنٹ ملازم اپنی ذمہ داری ادا کرے اور اپنے اس کام کے ساتھ تعلق رکھنے والے امور میں تحائف قبول نہ کرے اگر کسی سے یہ تحفہ

پکڑ لے تو اپنے پاس رکھنے کی بجائے بیت المال میں جمع کرا دے۔ ورنہ یہ بددیانتی اور برے کاموں کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

((وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ))





سوالات کی فہرست

۱: آدمی اپریشن کے وقت نماز کے ٹائم سے پہلے نماز پڑھ لے یا نماز لیٹ کر دے اور ہوش میں آنے پر نماز ادا کرے؟

۲: وضو کرنے کی طاقت نہ ہو تو کیا تیمّم کیا جا سکتا ہے؟

۳: ایک ہاتھ پر پلستر لگا ہوا ہو یا زخم ہوں تو تیمّم کیسے کیا جائے؟

۴: کیا عورت مریض مردوں کی نگرانی کر سکتی ہے؟ جبکہ مرد نگران موجود ہوں؟

۵: مریض کے ساتھ پیشاب کی تھیلی لگائی گئی ہو تو وہ نماز کیسے پڑھے؟

۶: جس آدمی کے لباس پر خون کے نشان ہوں وہ نماز کیسے پڑھے؟

۷: نرسوں کی آوازوں کا ہسپتال میں بلند ہونا اور ان کا مردوں سے ہاتھ ملانا شرعی لحاظ سے کیسے ہے؟

۸: ہسپتال میں کام کرنے والی خواتین کا تنگ لباس پہننا اور اپنے سینہ کو کھلا رکھنا شرعی لحاظ سے کیسا ہے؟

۹: مریضوں کی وارڈ میں ٹیلی ویژن رکھنے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ کچھ مریض اس سے تنگی محسوس کرتے ہوں؟

۱۰: مرد و زن کے مشترکہ الوداعی اجتماعات کی شرعی حیثیت کیا ہے اور موسیقی کے ساتھ علاج کا کیا حکم ہے؟

۱۱: کیا مریض کسی ڈاکٹر کے فتویٰ پر عمل کر سکتا ہے؟

۱۲: نرس کا مرد کے ساتھ خلوت اختیار کرنے کا کیا حکم ہے؟

۱۳: مریضوں کے چیکنگ کے کمرے میں، ڈاکٹر کا نرس کے ساتھ خلوت اختیار کرنے کا حکم کیا ہے؟

۱۴: مریضوں کی نگرانی میں زیادہ مصروفیت کی وجہ سے، عام کسی نماز یا نمازِ جمعہ کا رہ جانا کیسا ہے؟

۱۵: ہسپتال میں کام کرنے والی خواتین کا خوبصورتی کے لیے پاؤڈر استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

۱۶: عورت کا مرد کے دانتوں کا علاج کرنا کیسا ہے؟ جبکہ مرد ڈاکٹرز بھی میسر ہوں؟

۱۷: ایک ڈاکٹر کو بیرون ملک جانے کا موقع ملا۔ اس کی بیوی مخالفت کرتی ہے کہ وہ پردے کی پابندی کیسے کرے گی؟ اس موقع سے فائدہ اٹھانا شرعی لحاظ سے کیسا ہے؟

۱۸: طبی وجوہات کی وجہ سے حمل روکنے کے لیے رحم نکال دینے کا حکم بتائیں؟

۱۹: تحقیق سے حمل میں جسمانی نقص معلوم ہو جائے تو کیا اس کو گرانا جائز ہے؟

۲۰: کیا مخنث کے ساتھ عورت جیسا معاملہ کیا جائے؟

۲۱: کیا انسان کے کسی عضو کو کاٹ کر عام ردی چیزوں میں پھینکا جا سکتا ہے؟

۲۲ کیا شراب پی کر جرائم کا ارتکاب کرنے والے مریضوں کا معاملہ حاکم یا قاضی تک پہنچایا جاسکتا ہے؟

۲۳ ایڈز میں مبتلا مریض کی توبہ کا کیا حکم ہے؟

۲۴: کئی ملازم ذاتی مفاد کی خاطر کام سے جان چھڑاتے ہیں؟ اگر ان کا رئیس ان کو اجازت دے تو کیا وہ گناہ گار ہوگا جبکہ اسے ان کے حالات کا علم بھی ہے؟

۲۵ ہسپتال میں غیر قبلہ کی طرف رکھی ہوئی چارپائی کی وجہ سے، کئی مریضوں کا فوت ہوتے وقت منہ قبلہ کی طرف نہیں ہوتا۔ اس کا کیا حکم ہے؟

۲۶: کیا ڈسپنسری کا نگران وہاں سے دوائیاں لے سکتا ہے؟

۲۷ اذان سن کر مسجد میں نہ جانے والے کا کیا حکم ہے؟

۲۸ ہسپتال میں کسی مرد ملازم کا اجنبی عورت کے ساتھ رات کو خلوت اختیار کرنا کیسا ہے؟

۲۹ اپنے نگران کو ہدیہ دینے کا حکم کیا ہے؟

